بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

REGD. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یکم شنبہ

الفضل
ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۹ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ۹ مئی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۸ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں حضور کو نقرس کی تکلیف زیادہ رہی۔ ٹمپریچر ۱۰۱ سے کچھ بڑھ گیا بے چینی بھی رہی۔ کل رات نسبتاً بہتر نیند آ گئی۔ کل ٹمپریچر خدا کے فضل سے کم رہا۔ اور درد میں بھی قدرے افاقہ رہا۔ کل دوپہر کے بعد جناب ڈاکٹر کرنل ضیاء اللہ صاحب حضور کو دیکھنے لاہور سے تشریف لائے اور معائنہ کے بعد مناسب علاج تجویز کیا۔ گذشتہ رات نیند نسبتاً اچھی آ گئی۔ آج صبح پانچ بجے سے ٹانگ میں درد کی تکلیف زیادہ ہے۔

احباب جماعت دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت چند دن سے زیادہ علیل ہے

احباب جماعت حضور کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ ایام میں لاہور تشریف لے گئے تھے اور پھر جلدی ہی واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی طبیعت مسلسل خراب چلی آ رہی ہے اور کمزوری کافی بڑھ گئی ہے چنانچہ چند دن سے موٹر کی سیر بھی بند ہے اور آج تو ایک ٹانگ میں درد اور بخار بھی ہے۔ حضور کو پہلے تو یہ دھکا لگا جسے حضور کی حساس طبیعت نے بہت محسوس کیا کہ بھارت کی حکومت نے شروع میں امید دلانے کے باوجود بالآخر قادیان کا ویزا دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جب چند دن ہوئے حضور لاہور تشریف لے گئے۔ اور حضور کو اوپر کی منزل میں قیام کرنا پڑا تو لاہور کی گرمی نے (ان دنوں میں خاص طور پر زیادہ گرمی تھی) حضور کو بہت نڈھال کر دیا۔ چنانچہ جب حضور واپس تشریف لائے تو کافی کمزور نظر آتے تھے۔ اس کے بعد ربوہ واپس آنے پر یہ کمزوری بڑھتی گئی۔ اور سیر بھی بند ہو گئی اور کل سے درد اور بخار بھی ہے اور ضعف بہت ہے۔ عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ (جنہوں نے گذشتہ مشاورۃ میں حضور کی بیماری کے متعلق ایک مفصل بیان دیا تھا) اس وقت ایک ضروری کام کے تعلق میں لاہور گئے ہوئے ہیں ان کو فون کیا گیا ہے کہ بہت جلد واپس آ جائیں اور لاہور کے کسی ماہر ڈاکٹر کو بھی ساتھ لیتے آئیں (اطلاع ملتے ہی چند گھنٹوں کے اندر اندر آپ واپس تشریف لے آئے۔ ایڈیٹر)

یہ چند سطور جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ مخلص احباب دعاؤں کی طرف بیش از پیش توجہ دیں جو خاص صدقہ کی تحریک گذشتہ مشاورۃ کے موقعہ پر ہوئی تھی اس کے مطابق قادیان اور ربوہ اور لاہور اور لائل پور اور سرگودھا اور پشاور اور کراچی اور کوئٹہ اور راولپنڈی میں جانور صدقہ کرائے گئے ہیں اور ربوہ اور اس کے علاوہ بہت سی بیرونی جماعتوں کے غریبوں میں نقد امداد کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ مگر حقیقی شفا ہمارے آسمانی آقا کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے حضور ہمیں اپنے قیام اور رکوع اور سجود میں دعاؤں کے ساتھ جھکنا چاہیئے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ بیدہ الشفاء ولا یرد القضاء الا الدعا۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۶/۵/۶۱

آئین کمیشن کی رپورٹ پر غور کیلئے کمیٹی

راولپنڈی ۸ مئی۔ ایجنسی فرانس پریس کی رپورٹ کے مطابق آئین کمیشن کی رپورٹ کا جائزہ لینے کے لئے پانچ وزراء پر مشتمل ایک سب کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ اس اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ کمیشن نے صدارتی طرز حکومت کی سفارش کی ہے۔ صدر ایوب کو امید ہے کہ نئی پارلیمنٹ آئندہ موسم بہار تک منتخب ہو جائے گی۔ آئین کو آخری شکل دینے اور آئندہ انتخابات کا انتظام کرنے کے لئے صدر ایوب اور متعدد وزراء نے غیر ملکی دورے منسوخ کر دیئے ہیں۔

"یورپ کے اندازِ فکر پر اسلام کا اثر"

جامعہ احمدیہ میں ایک مفید لیکچر

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۱ء بروز منگل بوقت ۱۱½ بجے دن جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم مولود احمد خان صاحب سابق امام مسجد لنڈن "یورپ کے اندازِ فکر پر اسلام کا اثر" کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

عبد الشکور نائب صدر مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

صدر سوئیکارنو کو دل کا دورہ

لیبا (بولیویا) ۸ مئی۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کل سے یہاں صاحب فراش ہیں۔ انہیں دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ آکسیجن استعمال کر رہے ہیں۔ سوئیکارنو اپنے ذاتی معالجوں کے زیر علاج ہیں۔

بحران کے ساتھ دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ انڈونیشی صدر اپنی علالت کے باعث بولیویا کے صدر سے اپنی بات چیت بھی جاری نہیں رکھ سکے۔

ایک لاکھ ۳۹ ہزار ٹن باجرہ پیدا ہو گا

راولپنڈی ۸ مئی۔ مشرقی پاکستان میں اس سال باجرہ کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۲۷ فیصد زیادہ ہو گی۔ لیکن مغربی پاکستان میں باجرہ کی پیداوار گذشتہ برس کے مقابلہ میں ½۲ فیصد کم ہو گی۔ اس سال باجرے کی مجموعی پیداوار کا اندازہ ایک لاکھ ۳۹ ہزار ٹن ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر ...

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ رمئی ۱۹۶۱ء

بعض اعتراضات اور اُن کا جائزہ

ایک دینی ہفت روزہ میں جس کا کوئی نمبر ایسا نہیں ہوتا جس میں وہ جماعت احمدیہ یا اسکے پیشوا اور امام پر رکیک حملے نہیں ہوتے ایک پرانا اور فرسودہ مقالہ شائع ہوا ہے جس کا جواب باصواب کئی بار دیا جا چکا ہے۔ مگر اس ہفت روزہ نے محض شرارت کے لئے اس مقالہ کو پھر شائع کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی نیت نیک ہوتی اور وہ تحقیق حق کے لئے لکھتا تو بجائے اس مقالہ کو بجنسہٖ شائع کرنے کے جو جواب ہمارے طرف سے اس کے شائع ہو چکے ہوئے ہیں ان کو بھی زیر نظر لاتا اور ہمارے جوابوں کی غلطیاں ظاہر کرتا۔ مگر چونکہ ہفت روزہ کی نیت احقاق حق نہیں ہے بلکہ جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی ہے اس لئے اس نے مقالہ کے جواب میں جو کچھ ہماری طرف سے لکھا گیا ہوا ہے اس کا تو مطالعہ نہیں کیا اور مقالہ کو بجنسہٖ پھر شائع کر دیا ہے۔

مقالہ زیر بحث ایک ایسی شخصیت کی طرف منسوب ہوتا ہے جس کی ہم خود بھی بعض دوسرے اوصاف کی وجہ سے بڑی عزت کرتے ہیں اور جس نے بارہا احمدیت اور پیشوائے احمدیت کی بہت تعریف کی ہوئی ہے اور ہمارا یقین ہے کہ اگر یہ مقالہ واقعی اسی شخصیت کا سپرد کردہ ہے۔ تو وہ بعض وقتی سیاسی حالات کے مدنظر لکھا گیا تھا جو حالات اب موجود نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ مقالہ انگریزوں کے عہد میں لکھا گیا تھا جب جداگانہ نیابت کا اصول عمل پیرا تھا۔

یہ زمانہ ایسا تھا جب مسلمانوں اور سکھوں کے لئے غیر مسلموں کے مقابلہ میں نوکریوں اور عہدوں کی خاص تعداد مقرر تھی اور ہم نے دیکھا ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے ہندو محض اس لئے سکھی قبول کر لیتے تھے کہ اس طرح نوکری وغیرہ کے لئے ان کا چانس بڑھ جاتا تھا۔ اس لئے بعض دفعہ خود سکھوں میں بھی محض نوکریوں کے لئے یہ سوال پیدا ہو جاتا تھا کہ فلاں سکھ ہے یا نہیں۔ یہی روح اس وقت ہندوستان کی سب سے بڑی اقلیت کے افراد پر بھی حاوی تھی اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مقالہ زیر بحث کے بغور مطالعہ سے اسی روح کا پرتو نظر آتا ہے۔ اور اس زمانہ کے بعض اخبارات مثلاً سیاست وغیرہ میں نہایت صفائی سے اس راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

ہم یہاں اس تلخ حقیقت کا اعادہ نہیں کرنا چاہتے اور ہماری آرزو ہے کہ کوئی زبردست ہاتھ ایسا ہو جو کھلنڈرے مذہبی دیوانوں کو جیسا کہ متذکرہ ہفت روزہ ہے اس مقالے کو جو اب مسلمانوں کے درمیان مذہبی تفرقہ و شکست پیدا کرنے کے سوا کوئی خاص قیمت نہیں رکھتا بار بار شائع کرنے سے روک دے تاکہ حکومت کی وفاداری یا کے ایک فریق کی ناحق دلآزاری نہ ہو۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مقالہ ایک مذہبی جماعت کے خلاف ہے اور مذہبی عقاید کے تعلق میں شخصیتوں کا سوال کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ خواہ کسی شخص کے متعلق دلوں میں کتنی بھی عزت و تکریم کے جذبات موجود ہوں لیکن اگر وہ کسی کے عقائد پر نکتہ چینی کرتا ہے تو ایسی نکتہ چینیوں کی غلطیاں واضح کرنے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ ہفت روزہ مذکور نے جس کی غرض جماعت احمدیہ کے خلاف مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کے سوا کچھ نہیں ہے اس مقالہ کو اس وقت اسی غرض سے شائع کیا ہے کہ ایک بڑی شخصیت کے نام کا رعب ڈالا جائے۔

ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ یہ مقالہ خاص حالات کے زیر اثر لکھا گیا تھا اور اسکے لکھنے کی غرض مذہبی نہیں بلکہ اس وقت کی سیاسی ضرورت سمجھی گئی تھی۔ چنانچہ مقالہ نویس خود اسی مقالہ میں فرماتے ہیں۔

"میں آغاز ہی میں واضح کر دینا
چاہتا ہوں کہ میں کسی مذہبی
بحث میں الجھنا نہیں چاہتا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ یہ مقالہ کسی مذہبی نقطہ نظر کو واضح کرنے کے لئے نہیں لکھا گیا بلکہ اسکی غرض کچھ اور تھی جو اس مقالہ کے آخر میں صاف لفظوں میں بیان کی گئی ہے جہاں انگریزوں سے جن کے ہاتھ میں نوکریوں اور عہدوں کی تقسیم تھی استدعا کی گئی ہے کہ احمدیوں کو مسلمانوں میں شمار نہ کرے تاکہ نوکریوں اور عہدوں کی تعداد جو مسلمانوں کے لئے معین ہے اس کی تقسیم کا حلقہ تنگ سے تنگ تر ہو جائے چونکہ اس مقالہ سے مقالہ نویس کے پیش نظر ایک محدود مقصد تھا اسلئے اس نے اپنی تمامتر توجہ اس بات پر مرکوز رکھی ہے اور پرواہ نہیں کی کہ معتوب فرقہ کے عقائد صحیحہ کی جانچ پڑتال ذرا زیادہ احتیاط سے کر لے۔ چنانچہ مقالہ نویس لکھتا ہے کہ

"ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی
طور پر اسلام سے وابستہ ہو
لیکن اپنی بنا نئی نبوت پر رکھے
اور بزعم خود ....
... مسلمان اسے اسلام کی وحدت
کے لئے ایک خطرہ تصور کریگا۔"

اگر مقالہ نویس یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے تو ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مقالہ نویس نے جماعت احمدیہ کے صحیح عقاید معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور ایک ایسا اتہام جماعت پر لگایا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ جماعت احمدیہ کی بنا ہرگز کسی نئی نبوت پر نہیں رکھی گئی۔ جماعت کا کلمہ وہی ہے جو تمام مسلمانوں کا ہے یعنی

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اگر کوئی اس کلمہ میں ایک حرف بلکہ ایک زیر و زبر کا بھی فرق کرتا ہے تو وہ ہرگز احمدی نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ شروع ہی سے یہ ہے کہ اب کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آ سکتا نبوت کے تمام فضائل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ پر ختم ہو چکے ہیں۔ البتہ امت کے اندر ایسے لوگ مبعوث ہو سکتے ہیں جنکو آپ کی نبوت کو اجاگر کرنے کی غرض سے نبی کی قوتیں اور نام دیا جا سکتا ہے وہ صرف نبی نہیں کہلا سکتے بلکہ امتی نبی کہلا سکتے ہیں۔ چونکہ ایسی نبوت صرف آپؐ کی نبوت کا عکس ہوتی ہے اس لئے یہ نئی نبوت نہیں کہلا سکتی۔ ایسی نبوت اسلام میں جائز ہے اور اسکے جواز کے لئے خود مولانا روم علیہ الرحمۃ کی شہادت پیش کی جا سکتی ہے۔ الغرض مقالہ نویس نے جماعت احمدیہ کے صحیح عقیدہ کو نظر انداز کر کے ایک غلط عقیدہ اس کے ذمہ لگا کر وہ نتیجہ نکالا ہے جو نکالا ہے۔ ایسی نبوت سے امت محمدیہ میں کوئی انتشار پیدا نہیں ہو سکتا اسکی شہادت حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ سے لیکر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند تک علمائے اسلام دیتے آئے ہیں۔

پھر مقالہ نویس فرماتے ہیں :۔

"انسانیت کی تمدنی تاریخ میں
غالباً ختم نبوت کا تخیل سب سے
انوکھا ہے۔"

ہمارا اپنا خیال بھی یہی ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ انسانی تمدنی تاریخ میں واقعی انوکھا ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیینؐ ہیں اور جو مسلمان آپ کو خاتم النبیینؐ نہیں مانتا وہ احمدی نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ عقیدہ اس لئے انوکھا نہیں ہے کہ اسکے معنی قرآنی الفاظ میں یہ ہیں کہ

لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ
رسولاً۔

کیونکہ اس بارے میں قرآن کریم کی شہادت موجود ہے کہ قوم موسیٰ بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق اس عقیدہ کی قائل تھی کہ

لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولاً

اور سورہ جن میں بھی جن کی زبان سے کہا گیا ہے کہ جنوں کا بھی انسانوں کی طرح یہ عقیدہ ہے کہ

لن یبعث اللّٰہ احدًا

سو اس لحاظ سے تو "ختم نبوت" کا عقیدہ ہرگز انوکھا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پہلی قومیں بھی یہ عقیدہ رکھتی آئی ہیں کہ فلاں نبی کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی مبعوث نہیں ہو سکتا چنانچہ آریہ ہندو ویدک رشیوں کے بعد کسی ملہم کے قائل نہیں۔ یہودی۔ پارسی اور عیسائی بھی اپنے اپنے اولوالعزم نبی کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ سو اس معنی کے لحاظ سے ختم نبوت کا عقیدہ انسانی تمدنی تاریخ میں ہرگز انوکھا نہیں البتہ ختم نبوت کا عقیدہ واقعی انوکھا ہے مگر ان معنی میں جن معنی میں حضرت مولانا روم اسکو اپنی مثنوی میں بیان فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

معنی ختم علی افواہہم	این تقاضا این است رہ روداہم
تا زراہ ختم پیغمبراں	بو کہ بر خیزد زلب ختم گراں
ختم ہائے کانبیاء بگذاشتند	آں بدین احمدی برداشتند
قفلہائے ناکشودہ ماندہ بود	از کف انا فتحنا بر کشود
او شفیع است ایں جہاں و آں جہاں	ایں جہاں در دین و آں جا در جناں
پیشہ اش اندر ظہور و در کموں	اہد قومی انہم لا یعلمون
باز گشتہ از دم او ہر دو باب	در دو عالم دعوت او مستجاب
بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود	مثل او نے بود و نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست	تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو ہست
در کشاد ختمہا تو خاتمی	در جہاں روح بخشاں حاتمی
ہست اشارات محمد المراد	کل گشاد اندر گشاد اندر گشاد

(مثنوی مولانا روم دفتر ششم ص
مطبوعہ نولکشور ۱۹۱۶ء)

افسوس ہے کہ مقالہ نویس نے مولینا روم علیہ الرحمۃ کی اس تشریح پر بھی غور نہیں فرمایا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ وہی عقیدہ رکھتی ہے جو مولینا روم علیہ الرحمۃ اس بارے میں رکھتے ہیں۔ مقالہ نویس فرماتے ہیں۔

(باقی)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ رنومبر سنہ ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

۲۳ رنومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مجلس ارشاد کے پروگرام کے مطابق السید منیر الحصنی صاحب نے العلم ھو الدین کے زیرعنوان عربی زبان میں ایک تقریر کی اس کے بعد ڈاکٹر عبدالواحد صاحب پی ایچ ۔ ڈی نے زیرعنوان "The way to success" انگریزی زبان میں تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت طارق کے اپنی فوجوں سمیت جبرالٹر پر اترنے اور تمام کشتیوں کو جلادینے کا واقعہ سناتے ہوئے یہ بیان کیا کہ حضرت طارق نے Auto Suggestion پر عمل کیا تھا اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلہ میں ایک مفصل تقریر فرمائی ۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوسکی تھی۔ اب صیغہ زودنویسی یہ تقریر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔
ڈاکٹر عبدالاحد صاحب نے

کامیابی کے طریق

پر جو کچھ بیان کیا ہے، وہ اپنے رنگ میں بہت اچھا اور علمی مضمون تھا ۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اپنے دلائل کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہے جس میں کافی حد تک شبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ اور صرف دلائل کے ایک پہلو پر انہوں نے روشنی ڈالی ہے۔ دوسرے کو نظر انداز کردیا ہے۔ حالانکہ دلائل کو ایسے رنگ میں پیش کرنا چاہیئے تھا۔ جو ٹھوس اور واضح ہوتا۔ بعض دوستوں نے ڈاکٹر صاحب پر سوالات بھی کئے ہیں۔ جن میں سے بعض تو بالکل شغل کے طور پر تھے۔ اور

بعض اعتراضات

ٹھیک اور برمحل تھے۔ اگر ڈاکٹر صاحب اپنے دلائل کے دونوں پہلوؤں کو لیتے تو ان تمام اعتراضات سے بچا جاسکتا تھا
اعتراض کرنے والوں میں سے
ایک دوست نے
Auto Suggestion
کے متعلق اعتراض کیا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ ان کی غلط فہمی ہے۔
Auto Suggestion
دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح
Burning of boats
(کشتیوں کو جلا دینا) بھی دو ہی قسم کا ہے
ایک قسم کا
Auto Suggestion
تو جائز ہے۔ مگر

دوسری قسم کا ناجائز

ہے، جو لوگ ہر حالت میں
Auto Suggestion
کے قائل ہیں وہ غلطی پر ہیں ۔ کیونکہ اس قسم کے کاموں کے لئے جو قانون قدرت کے خلاف ہوں ۔ یا ان کی تکمیل کے لئے ظاہری سامان کچھ بھی موجود نہ ہوں
Auto Suggestion
نفع مند ثابت نہیں ہوسکتا ۔ بلکہ ایسے حالات میں یہ عمل وہم اور جنون سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ۔ میں نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں سنا کہ اس علم کے کچھ ماہرین نے

تھیوسافیکل سوسائٹی

کی بنیاد رکھی ہے ۔ اور اس کے لئے انہوں نے کرشنا مورتی کو
World Leader
بنانے کی کوشش شروع کی ہے۔ چنانچہ اس علم کے ماہرین ہر وقت اس پر
Suggestion
کرتے ۔ اور دن رات اس کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ایک آدمی رہتا جو اس پر Suggestion کرتا تھا۔ چنانچہ اس زمانے میں اس کے متعلق بڑی بڑی خبریں مشہور ہوتی تھیں۔ مجھے بھی خیال آیا کہ اس علم کا مطالعہ کرنا چاہیئے چنانچہ میں نے ایک رسالہ پڑھا ۔ تو اس پر عمل کرکے پہلے ہی دن صرف پندرہ منٹ کی توجہ سے بڑی باتیں عملی طور پر سمجھ میں آگئیں ۔ مگر اس قسم کا
Suggestion
مفید نہیں ہوتا ۔ یہ عمل اپنے اندر اچھا اثر بھی رکھتا ہے ۔ اور برا اثر بھی رکھتا ہے۔
Auto Suggestion
بھی اسی قسم کی چیز ہے ۔ ایک انسان اپنے نفس کو کہتا ہے کہ تم

یوں نہیں بلکہ یوں سمجھو

حالانکہ بعض دفعہ اس کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکل سکتا ۔ مثلاً ایک شخص کو تیرنا نہیں آتا وہ
Suggestion
سے اتنا تو کریگا۔ کہ وہ سمجھے گا ۔ کہ میں تیر رہا ہوں ۔ مگر وہ حقیقتاً تیر نہیں رہا ہوگا ۔ بلکہ ڈوب رہا ہوگا ۔ اس لئے یہاں Suggestion غیر مفید ثابت ہوگا ۔ اور وہ اس لئے غیر مفید ثابت ہوگا کہ اس شخص کو تیرنا نہیں آتا تھا Suggestion اس کے لئے اس حالت میں مفید ہوسکتا تھا ۔ جبکہ اس کو

تیرنے کی اچھی مشق

ہوتی ۔ مگر اس میں تیرنے کے لئے عزم نہ ہوتا ۔ یا اس کو یہ خوف ہوتا کہ میں ڈوب جاؤنگا ۔ ایسے شخص کے لئے
Suggestion
مفید ہوگا ، اسی طرح بعض اوقات ایسا ہوتا ہے ۔ کہ ایک اچھا طاقتور اور مضبوط آدمی بھی اپنے آپ کو کمزور تصور کرکے مقابلہ سے بھاگ جاتا ہے ۔ اگر وہ اپنے نفس سے کہتا کہ تو بڑا بہادر ہے ۔ اور مقابلہ میں شکست نہیں کھائے گا ۔ تو وہ ضرور جیت جاتا ۔ کیونکہ مقابلہ میں جیتنے کے لئے ظاہری سامان یعنی طاقت اور قوت اس کے اندر موجود تھے ۔ صرف اس کے اندر

مقابلہ کے لئے عزم

نہ تھا ۔ ایسے حالات میں جن میں ظاہری سامان موجود ہوں ۔ مگر پھر بھی ایک شخص عزم کو چھوڑ دے ۔
Suggestion
مفید ثابت ہوگا ۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی قوی اور مضبوط ہوگا ۔ اگر وہ اپنے نفس سے کہے کہ تم

بڑے قوی اور بہادر ہو

تو وہ شخص اگر لڑائی کرے گا ۔ تو ضرور جیتے گا کیونکہ لڑائی کے سامان موجود تھے ۔ صرف بزدلی تھی ، جو
Suggestion
سے دور ہوگئی اس کے برعکس اگر کوئی شخص نحیف الجثہ اور بیمار ہو ۔ اور مقابلہ کے قابل ہی نہ ہو تو اس پر Suggestion کچھ اثر نہیں کرے گا بلکہ اگر ایسا شخص

ظاہری سامانوں کی عدم موجودگی

میں مقابلہ کرے گا تو وہ تباہ ہوجائے گا۔ پس اگر Auto Suggestion ایسے موقعہ پر کیا جائے ۔ جب ظاہری حالات قانون قدرت کے خلاف نہ ہوں ۔ تو بہت مفید چیز ہے ۔ لیکن اگر سامان قانون قدرت کے خلاف ہوں ۔ تو سوائے تباہی کے اور کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہوگا ۔ مثلاً آگ جل رہی ہے ۔ ایک شخص اس عمل کے ذریعہ یہ تو کہہ سکے گا ۔ کہ میں آگ میں نہیں جلتا ۔ لیکن اگر وہ آگ میں کود پڑے گا ۔ تو یقیناً جل جائے گا۔
پس
Auto Suggestion
کی بھی

حد بندیاں ہیں

جہاں یہ عمل خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہوگا مفید ہوسکے گا ۔ اور جہاں قانون قدرت کے خلاف ہوگا وہاں نقصان دہ ثابت ہوگا۔
مجھے یاد ہے پیر افتخار احمد صاحب کے بڑے لڑکے پیر مظہر قیوم صاحب بہت نیک اور سعید الفطرت تھے ۔ ان کی سادگی کی ایک مثال مجھے یاد ہے ہم سب لڑکے

رسالہ تشحیذ الاذہان

کے لئے تین روپے مہینہ چندہ دیتے تھے ہم میں سے ایک لڑکے نے رسالہ کو چلانے کے لئے زندگی وقف کی ہوئی تھی ۔ اس کے پاس یہ پیسہ جمع رہتا تھا ۔ اتفاقاً ایک دفعہ اس کو کچھ پیسوں کی ضرورت پیش آگئی ۔ اور اس نے اس رقم میں سے کچھ روپے خرچ کرلئے جب آڈیٹر نے اس کے حساب کی پڑتال کی ۔ تو وہ پکڑا گیا ۔ جب اسے پوچھا گیا ۔ کہ یہ پیسے کہاں خرچ ہوئے ہیں ۔ تو وہ کہنے لگا ۔ میں دے دونگا ۔ ہماری اس وقت بچپن کی عمر تھی ۔ اور وہی خیالات تھے ۔ اس پر [illegible] بحث شروع ہوئی چوہدری فتح محمد صاحب اور شیخ تیمور صاحب جو اسلامیہ کالج پشاور کے وائس پرنسپل رہے ہیں ۔ ان دونوں کی یہ تجویز تھی کہ اس لڑکے کو سخت سزا دی جائے

مگر میں نے کہا کہ جہاں تک جرم کا تعلق ہے انہوں نے جرم ضرور کیا ہے مگر

جرم کی نوعیت

کو معلوم کرنا بھی ضروری ہے اور ان حالات پر بھی غور کرنا ضروری ہے جن کے ماتحت اس نے یہ پیسے خرچ کئے ہیں اگر اُسے ضرورت تھی اور اس نے اس خیال سے یہ خرچ کئے کہ کل واپس کر دوں گا یا کسی قرض کی ادائیگی کے لئے روپے لئے ہیں تو ایسی کمزوریاں ہو ہی جاتی ہیں۔ دیر تک ہماری بحثیں ہوتی رہیں۔ کبھی چوہدری صاحب گھبرانے ہو جاتیں اور کبھی میں گھبرا جاتا۔ آخر پیر مظہر قیوم صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یہ تو بتائیے کہ یہ چندہ آپ لوگ خدا کے لئے دیتے ہیں یا اپنے نفس کے لئے ہم سب نے کہا خدا کے لئے دیتے ہیں پھر کہنے لگے یہ بتاؤ کہ یہ خدا کا بندہ ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا ہے تو یہ خدا کا بندہ وہ کہنے لگے پھر خدا کے بندے نے خدا کا روپیہ لے لیا تو اس میں بحث کرنے کی اور سزائیں تجویز کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ چوہدری حاکم علی صاحب کے لڑکے غلام حسین صاحب بڑے مضبوط اور قوی جوان تھے۔ چوہدری حاکم علی صاحب نے ان کو بورڈنگ میں داخل کرایا۔ ایک دن ان کا کسی سکول کے لڑکے سے جھگڑا ہو گیا۔ پیر مظہر قیوم صاحب بھی دیکھ رہے تھے۔ شور سن کر بہت سے لڑکے جمع ہو گئے۔ پیر صاحب کہنے لگے۔ دیکھو یہ (غلام حسین صاحب) چھوٹا اور کمزور پر زور دیتا ہے۔ اگر بڑے پر زور چلائے تو اس کو سمجھ آ جائے

بچپن کا زمانہ تھا

ہم سب لڑکوں نے کہنا شروع کر دیا۔ ہاں پیر صاحب سے مقابلہ کرو تو پتہ چل جائے کمزوروں پر زور چلانا تو آسان ہوتا ہے۔ حالانکہ ہم سب جانتے تھے کہ غلام حسین صاحب پیر صاحب سے کہیں زیادہ قوی ہیں۔ اور پیر صاحب ان کے مقابلہ میں ایک منٹ بھی نہیں ٹھہر سکتے مگر ہم سب نے پیر صاحب کو ابھارنا شروع کیا اور اس طرح Auto suggestion شروع ہو گیا۔ جب ہم نے پانچ سات دفعہ کہا تو پیر صاحب بھی جوش میں آ کر کہنے لگ گئے ہاں میرے ساتھ اس کا مقابلہ ہو تو بات بھی ہے۔ آخر ان دونوں میں کشتی قرار پائی۔ سارے سکول کے لڑکے جمع ہو گئے۔ جب یہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے ہوئے اور مقابلہ شروع ہوا تو پیر صاحب بجائے سر کے بل جا گرے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُٹھے تو ہم نے پوچھا کیا ہوا تھا۔ کہنے لگے سر چکرا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ کئی دنوں

تک سکول نہ آ سکے اور بیمار پڑے رہے۔ پس یہ بھی suggestion ہی تھا۔ ورنہ پیر صاحب خود بھی جانتے تھے کہ وہ غلام حسین صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکتے مگر suggestion سے

ان کے اندر عزم پیدا ہو گیا

لیکن چونکہ ان کے اندر ظاہری سامان یعنی طاقت نہ تھی وہ مقابلہ نہ کر سکے۔ پس Auto suggestion دل کی طاقت کو بڑھانے کے لئے ہوتا ہے جسم کی طاقت کو نہیں بڑھا سکتا۔ اگر یہ ہر چیز کے بڑھانے کا موجب ہو سکے تو ماننا پڑے گا کہ وہ رقم کو بھی بڑھا سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دس روپے کا نوٹ رکھ کر اس پر Auto suggestion کا عمل کرے اور وہ ہزار روپیہ بن جائے تو لوگ سب کاروبار چھوڑ چھاڑ کر اس کام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور ہمیں لوگوں سے

چندے لینے کی ضرورت

ہی نہ پیش آئے۔ دس یا سو کا نوٹ سامنے رکھ کر اس پر عمل کیا اور تھوڑی ہی دیر میں لاکھوں روپے بن گئے۔ پس Auto suggestion صرف اعصابی نقص یا کمزوری کے دفاع کے لئے اور دل کو بڑھانے کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے۔ دنیا میں ساٹھ ستر یا اسی فیصدی تک ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنی طاقت کا غلط اندازہ لگانے کی وجہ سے ہار جاتے ہیں۔ گاندھی جی نے suggestion کے ذریعہ ہی

ہندوستانیوں میں بیداری

پیدا کی ہے۔ اسی طرح انبیاء جب آتے ہیں تو ان سے پہلے دنیا سمجھ رہی ہوتی ہے کہ ہم سے شیطان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ مگر نبی آتا تو وہ کہتا ہے انا بشر مثلکم دیکھو میں تمہاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں دیکھو میں نے شیطان کا مقابلہ کر لیا ہے تو تم کیوں نہیں کر سکتے۔ اس آواز پر اور لوگ بھی انبیاء سے ہدایت پا کر اور شیطان کے مقابلہ کے لئے جرأت پیدا کر کے کامیاب مقابلہ کرتے ہیں۔ پس جہاں تک اعصابی کمزوری کا سوال ہے Auto suggestion نہایت مفید چیز ہے مگر یہ عمل مادیات کو تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ صرف دل کو تقویت دیتا ہے۔ پس جہاں تک عزم اور ہمت بڑھانے کا سوال ہے۔ Auto suggestion سے زیادہ مفید چیز اور کوئی نہیں اور

جہاں تک مادیات یعنی روپیہ عمارت بندوق اور تلوار کا سوال ہے وہاں Auto suggestion سے بڑھ کر بیہودہ چیز بھی کوئی نہیں کہتے ہیں

بخارا کے بادشاہ

نے توپ بنانی چاہی۔ جب علماء کو اس کے متعلق علم ہوا تو انہوں نے بادشاہ سے کہا کہ توپ بنانا حرام ہے اور اس سے بندگان خدا کو تباہ و برباد کرنا سخت گناہ ہے۔ بادشاہ نے کہا اگر دشمن توپیں لے کر آ گیا تو اس کا دفاع کس طرح کیا جا سکے گا۔ علماء نے کہا اگر دشمن توپوں سے حملہ آور ہوا تو ہم قرآن کریم کی آیتیں پڑھ پڑھ کر توپوں کے اثر کو زائل کر دیں گے۔ اس پر بادشاہ نے توپیں بنوانی بند کر دیں تھوڑے دنوں بعد دشمن نے اس علاقہ پر حملہ کر دیا۔ بادشاہ نے علماء کو بلایا اور کہا دشمن کا حملہ ہو گیا ہے فوجوں کے ساتھ چلو۔ علماء نے درختوں سے پتے جھاڑنے والے اوزار اور رسیاں لے لیں اور کہنے لگے۔ ہم دشمن کے سپاہیوں کی ٹانگوں میں یہ ہتھیار ڈال کر کھینچیں گے اور رسیوں سے ان کی ٹانگیں باندھ کر گھسیٹیں گے۔ چنانچہ علماء فوج کے آگے آگے آیتیں پڑھتے ہوئے چلے

جب میدان جنگ میں پہنچے

اور دشمن کی طرف سے توپ کے فائر آنے شروع ہوئے اور سب سے پہلے علماء ہی اس کی زد میں آئے تو وہ سحر سحر کہتے ہوئے پیچھے کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ پس جہاں ظاہری سامان موجود نہ ہوں وہاں Auto suggestion بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے یہ چیز صرف اعصابی کمزوری اور نقائص کو دور کرنے اور

عزم و ہمت کو بڑھانے کے لئے

مفید ہے۔۔۔ رسہ کشی میں بھی Auto suggestion بہت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کام میں عزم اور ہمت کا بہت زیادہ تعلق ہوتا ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے مضبوط اور قوی آدمی بھی ہمت ہارنے سے رسہ کشی نہیں جیت سکتے۔ اس وقت رسہ کشی کے مقابلہ کو جیتنے میں باہر بیٹھے ہوئے لوگوں کا بھی بہت سا تعلق ہوتا ہے جو شاباش کہہ کہہ کر ان کا حوصلہ بڑھاتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ لوگ واقعہ میں کمزور ہوں تو باہر والوں کی حوصلہ افزا آوازیں ان کے لئے کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتیں۔ جس طرح اگر تم پرائمری سکول کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو خالصہ کالج کے سٹوڈنٹس کے ساتھ رسہ کشی کے لئے جا کھڑا کر دو تو Auto suggestion کوئی کام نہیں دے سکے گا۔

یہی صورت Burning of Boats میں بھی ہے۔ اس کی بھی دو مختلف صورتیں ہیں۔ اگر طاقت کی موجودگی میں یہ کام کیا جائے تو جائز ہے۔ اور اگر یہ نہ جانتے ہوئے کہ ہم میں دشمن کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے کیا جائے تو Burning of boats ناجائز بلکہ گناہ ہو گا۔

حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ

نے اسی لئے کشتیاں جلا دی تھیں کہ وہ جانتے تھے کہ ہماری فوجیں دشمن کے مقابلہ کے لئے کافی ہیں اور ہم اچھی طرح ان کا مقابلہ کر سکیں گے۔ ان کے سامنے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود تھا کہ

ایک مسلمان دس کفار کے مقابلہ میں لڑ سکتا ہے

مگر وہ ساتھ ہی یہ بھی جانتے تھے کہ ممکن ہے بعض کمزور مسلمان جنگ کے میدان میں بھاگنے کی کوشش کریں اس لئے

مستری عبد السبحان صاحب درویش مرحوم

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی اے قادیان)

جیسا کہ الفضل میں اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ محترم بابا مستری عبد السبحان صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور نہایت مخلص، نہ محنتی۔ صابر اور راضی برضاء الٰہی تھے۔ عرصہ سے دار المسیح کے نیچے کمرہ میں رہائش پذیر تھے اور اب تقریباً ایک سال سے بوجہ ضعف پیری چل پھر نہ سکتے تھے شنوائی بہت خراب تھی لیکن نظر باوجود ضعف کے بہت اچھی تھی۔ اور قرآن کریم کی تلاوت اور مطالعہ دینی کتب کرتے رہتے تھے

گذشتہ دنوں جب ان کی بیوی کی وفات کی اطلاع انہیں ملی تو نہایت صبر و رضا سے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ مرحوم بہت مخلص صحابی تھے اور بڑے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام پر فائز کرے۔ آمین

انہوں نے

حفظ ماتقدم کے طور پر

کشتیوں کو جلا دیا تا کہ کسی کے بھاگ نکلنے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ اور ان کا یہ فعل بھی ان کی فتح میں بہت حد تک ممد ثابت ہوا۔ لیکن اس کے برعکس اگر وہ یہ جانتے ہوتے کہ ہمارے اندر دشمن کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہیں کشتیوں کو جلا دیتے تو کشتیاں جلا ڈالنا گناہ ہوتا کیونکہ جہاں یہ حکم ہے کہ لڑائی سے بھاگنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ وہاں دو صورتوں میں اسلامی لشکر پیچھے بھی ہٹ سکتا ہے اوّل لڑائی کے پینترے اور طور بدلنے کے لئے۔ دوسرے اگر ایک جگہ جنگ ہو رہی ہو جس میں مسلمانوں کی طرف سے مثلاً ایک ہزار سپاہی لڑ رہے ہیں اور مسلمانوں کا کچھ لشکر جو ایک ہزار ہے وہ کچھ فاصلے پر پیچھے ہے۔ اس وقت اگر مسلمانوں کا لڑنے والا

ایک ہزار کا لشکر

یہ سمجھے کہ دشمن کی طرف سے ان پر سخت دباؤ پڑ رہا ہے اور اب سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی کہ پیچھے ہٹ کر پیچھے والے ایک ہزار کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو اس صورت میں پیچھے ہٹنا جائز ہوگا۔ یعنی وہ سمجھتے ہوں گے کہ ایک ہزار آگے والا اور ایک ہزار پیچھے والا دونوں لشکر مل کر دو ہزار کی تعداد میں ہو کر دشمن پر فتح پا سکیں گے۔ ایسی صورت میں ان کے لئے پیچھے ہٹنا قرآن کریم نے جائز قرار دیا ہے۔ پس اگر طارق یہ سمجھتے کہ دشمن بہت زیادہ طاقتور ہے اور ہماری فوج ان کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تو ان کا کشتیاں جلا ڈالنا گناہ ہوتا۔ لیکن انہوں نے کشتیاں اس لئے جلائیں کہ انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ ہمارے اندر طاقت بھی موجود ہے مگر ہم میں نو مسلم بھی ہیں جن کی کمزوری کا امکان ہو سکتا ہے اسلئے انہوں نے ان نو مسلموں کے لڑائی سے جی نہ چرا سکنے کے لئے ایک راستہ نکال لیا ان کو اگر ڈر تھا تو اعصابی ضعف کا مگر مادی ضعف کا ان کو کچھ خطرہ نہ تھا اور اعصابی ضعف کو دور کرنے کے لئے ان کا کشتیاں جلا دینا بالکل جائز تھا۔ ورنہ ہر موقعہ پر کشتیاں جلا دینا جائز نہیں ہوتا کیونکہ بعض اوقات پیچھے ہٹنے کی بھی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ اور اگر کشتیاں جل چکی ہوں تو یہ فعل تباہی اور بربادی کا موجب ہو سکتا ہے۔

نظارت بہشتی مقبرہ کا سال نو کا پروگرام

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال ۶۲-۱۹۶۱ء یکم مئی ۱۹۶۱ء سے شروع ہو چکا ہے اس سال نظارت بہشتی مقبرہ کے پروگرام میں مندرجہ ذیل تجاویز مدنظر رکھی جائیں گی۔ امراء و صدر صاحبان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور وصایا۔ مربی صاحبان اصلاح و ارشاد اور انسپکٹران بیت المال سے التماس ہے کہ وہ ان امور کو بروئے کار لانے کے لئے اپنی مساعی جمیلہ سے نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(۱) غیر موصی اصحاب کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لئے اپنے خطبات اور تقریروں اور اپنے دوروں اور انفرادی ملاقاتوں میں تحریک کرتے رہیں اور اس بات کو فراموش نہ فرمائیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ نے اپنے پیغام مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۶ر مارچ ۱۹۶۱ء میں خصوصیت سے آپ کو موصیوں کی تعداد بڑھا کر سلسلہ کی مالی حالت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کا یہ پیغام نظارت ہذا کی طرف سے آپ کی یاد دہانی کے لئے وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہے گا۔

(۲) جو اصحاب چندہ عام باقاعدہ اور باشرح ادا کر رہے ہیں اُن کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لئے خاص طور پر متواتر توجہ دلائی جائے کیونکہ ان کے لئے تھوڑی سی مزید قربانی کر کے اوّل درجہ کے مخلصین کی صف میں آکھڑا ہونا کچھ مشکل نہیں۔

(۳) صاحب ثروت اور صاحب جائیداد غیر موصی اصحاب کی طرف خاص طور پر توجہ کی جائے۔ اور انہیں موصی بنایا جائے۔

(۴) ہر موصی اس بات کا عہد کرے کہ اس نے اس سال ایک مخلص احمدی (مرد یا عورت) کی وصیت ضرور کروانی ہے۔

(۵) پرانے موصی اصحاب کو تحریک کی جائے کہ وہ اپنے معیار وصیت میں اضافہ کریں اور سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اموال کو زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔

(۶) حصہ آمد کے بقایادار موصی اصحاب سے (جنہوں نے ادائیگی بقایا کے لئے مجلس کارپرداز کی منظوری سے اقساط مقرر کی ہوئی ہیں) مقررہ اقساط کی وصولی کا خاطرخواہ انتظام کیا جائے۔ بعض اصحاب کو یہ شکایت ہے کہ مقامی سیکرٹری مال کی بروقت عدم وصولی کی وجہ سے وہ زیادہ بقایادار رہتے ہیں۔

(۷) وہ بقایادار جو نہ بقایا ادا کرتے ہیں اور نہ ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کر کے منظوری لیتے ہیں اُن کو مقامی طور پر متنبہ کیا جائے کہ وہ بقایا صاف کرنے کے لئے ایک ماہ کے اندر اندر مناسب صورت اختیار کریں۔ باوجود اسکے اگر وہ توجہ نہ کریں تو مرکزی دفتر کو رپورٹ کی جائے تاکہ ایسے لوگوں کی وصایا منسوخ کرنے کے لئے ضروری کارروائی کی جائے

(۸) وفات یافتہ بقایادار موصی اصحاب کے ورثاء سے مرحومین کے بقائے وصول کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ یہ بقائے اکثر و بیشتر حصہ جائیداد پر مشتمل ہیں اور ورثاء کے مواعید کے مطابق ادا ہونے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

جنوبی ہند میں کامیاب تبلیغی جلسے

جنوبی ہندوستان کی جماعتوں میں نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے زیر اہتمام مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ دہلی۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی و مکرم مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ ہبلی پر مشتمل وفد تبلیغی دورہ کر رہا ہے۔ ان کی طرف سے ساؤتھ واڑی علاقہ بلگام اور شموگہ کے جلسوں کی جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے

مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

اثناء قیام ہبلی میں احباب ہبلی بڑے اخلاص و محبت سے پیش آتے رہے۔ اپنی غربت کے باوجود ہم لوگوں کے آرام و عافیت کا بہت معقول بندوبست کیا۔

۲ر مارچ کو ہم لوگ مکرم قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آف دھارواڑ کے ہاں کھانے پر مدعو تھے۔ نماز جمعہ کے بعد ہم لوگ ہبلی سے دھارواڑ گئے۔ وہیں سے بلگام کے لئے روانہ ہو گئے

جلسہ ساؤتھ واڑی ساؤتھ واڑی میں جماعت احمدیہ باندہ کی طرف سے ایک پبلک میٹنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کے جو اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ وہ مقامی معزز ہندوؤں کی طرف سے تھا۔ گاندھی چوک ساؤتھ واڑی میں جلسہ کا بندوبست تھا۔ شام کے ۶ بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جناب پنڈت دتا صاحب چیئرمین میونسپل کمیٹی ساؤتھ واڑی نے صدارت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کی ہوئی۔ جس میں آپ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے اکابر اسلام کے حالات بھی بتائے آپ کے بعد ہندی زبان میں میری تقریر ہوئی۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ دنیا میں حقیقی اتحاد و امن مذاہب ہی کے ذریعہ قائم ہو سکتا ہے۔

پنڈت دتا جی بعض مجبوریوں کی بناء پر دوران جلسہ میں ہی چلے گئے اسلئے جلسہ کی بقیہ کارروائی ماروکر بی اے ایل ایل بی کی زیر صدارت ختم ہوئی۔ سامعین اچھی تعداد میں موجود تھے اور لوگوں نے بہت انہماک توجہ سے یہ تقریریں سنیں۔

جلسہ شموگہ:۔ جماعت احمدیہ شموگہ کی طرف سے رامنا پارک میں ایک پبلک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ اس جلسہ کا بندوبست مقامی احباب کے تعاون سے مکرم مولوی ولی الدین صاحب مبلغ شموگہ نے بڑے اچھے پیمانہ پر کیا تھا۔ یہ جلسہ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب ایڈیٹر بدر کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر میری ہوئی۔ میں نے گیتا اور قرآن کی روشنی میں نوح۔ منو اور دسنا ج کی وقعہ پر تقریر کی۔ حاضرین خصوصاً ہندو طبقہ نے اس تقریر سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ میرے بعد مکرم الٰہ دین نوجوان صاحب آف مدراس نے انگریزی میں تقریر شروع کی۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو تحقیق مذاہب کی تلقین کی

آپ کے بعد مولوی مبارک علی صاحب فاضل نے خطاب کیا۔ آپ کا روئے سخن مسلمانوں کی طرف تھا۔ انہیں غفلت و جمود دور کرتے ہوئے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق خدمت اسلام کی طرف توجہ دلائی اور جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ پیش کیا

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ اور نہایت عالمانہ انداز میں رام چھمن وغیرہ کی سیرت بیان کی اور ہندوؤں کو ان کا نمونہ بننے کی تلقین کی ساتھ مسلم اکابر کا اسوہ بھی پیش کرتے رہے اسی خوشگوار ماحول میں شموگہ کا جلسہ ختم ہوا۔ یہاں کے مقامی احباب اور مکرم مولوی ولی الدین صاحب مبلغ شموگہ جس حسن اخلاق سے ہمارے ساتھ پیش آئے۔ اسکے ہم شکرگزار ہیں۔

اعلان نکاح

عزیزہ عائشہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت محترم خان صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس کا نکاح عزیز عشرت اللہ صاحب ابن محترم محب اللہ صاحب آف الہ آباد کیساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ مقیم کراچی نے مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۶۱ء بروز جمعہ کراچی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح فضل و رحمت خیر و برکت اور بہبود و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

وصولی چندہ جات وقف جدید

سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے ذیل چندہ ادا فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظم وقف جدید ربوہ)

سید عبدالرزاق شاہ صاحب ربوہ (ماہوار قسط) ۵-۰۰
عبدالغفور صاحب معرفت محمد لطیف صاحب
محمد صادق صاحب لاڑکانہ ۲۱-۰۰
محمد شفیع صاحب کباب فروش دھرم پورہ لاہور ۶-۰۰
شاکرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب لاہور ۷-۰۰
قریشی افتخار علی صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۸-۰۰
شیخ انور رسول صاحب " ۵-۰۰
سید مسعود احمد صاحب بخاری " ۱۵-۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب " ۱۶-۰۰
چوہدری غلام محمد صاحب ماڈل ٹاؤن " ۶-۰۰
نادر بخش صاحب لاہور چھاؤنی ۴-۵۰
چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب " ۶-۰۰
مولوی محمد اقبال احمد صاحب بدوملہی ۱۲-۰۰
خواجہ قدرت اللہ صاحب " ۶-۵۰
چوہدری غلام قادر صاحب " ۳-۰۰
محمد بشیر صاحب پھگلہ " ۶-۰۰
ڈاکٹر نور الدین صاحب " ۷-۰۰
ماسٹر غلام احمد صاحب " ۳-۰۰
خواجہ ہدایت اللہ صاحب " ۶-۱۲

محمد امین صاحب صراف بدوملہی ۶-۱۲
منظور احمد و عبدالغفور صاحبان " ۶-۶
شیخ عبدالکریم صاحب " ۶-۶
شیخ محمد الدین و حبیب احمد صاحبان " ۶-۰۰
عبدالسلام صاحب " ۴-۰۰
مستری محمد شریف صاحب " ۵-۰۰
منور احمد صاحب صراف " ۶-۰۰
محمد رشید صاحب صراف " ۱۲-۰۰
محمد ابراہیم صاحب صراف " ۱۴-۰۰
اہلیہ صاحبہ غلام مصطفیٰ صاحب " ۶-۰۰
میاں اختر رکھا صاحب " ۵-۰۰
مولوی خیر الدین صاحب " ۱۸-۳۷
چوہدری حیات محمد صاحب " ۶-۰۰
خواجہ محمد لطیف صاحب " ۶-۰۰
عطاء الرحمٰن صاحب کیمبل پارک لاہور ۴-۰۰
رشید احمد صاحب " ۶-۰۰
بختیار احمد صاحب پشاور ۱۰-۰۰
ڈاکٹر منظور احمد صاحب " ۶-۰۰
چوہدری رکن الدین صاحب " ۶-۵۰
خواجہ محمد شریف صاحب " ۳-۰۰
شمیم اختر صاحب ایم اے " ۷-۰۰
میاں شریف احمد صاحب

مالی منافع کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حصہ کو یاد رکھنا چاہیئے

مکرمی سید محمد شریف صاحب معین الدین پور ضلع گجرات سے تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک رقم تجارت پر لگائی اور عہد کیا کہ نفع کی رقم میں سے ¼ حصہ تحریک جدید اور ¼ حصہ آمد ادا کروں گا۔ شاہ صاحب مذکور کو اس سودہ میں ۵۵/۱۵ روپے منافع ہوا۔ جس پر انہوں نے حسب ذیل چندہ ادا کر دیا:۔

چندہ تحریک جدید سال ۲۷ ۱۴/- روپے
حصہ آمد ۶/۹/۵ روپے

خدا تعالیٰ شاہ صاحب کے کاروبار میں برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش خدمات سلسلہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ایک ہزار لائبریریوں کی فہرست

پیغام حق کی اشاعت کے پیش نظر ایسی ایک ہزار لائبریریوں کی فہرست درکار ہے جن میں اردو رسالے پڑھے جاتے ہوں۔ متعدد احباب نے ایسی فہرستیں بھیجی ہیں لیکن ابھی تعداد پوری نہیں ہوئی۔ کارروائی شروع کرنے سے پہلے ایک ہزار کی تعداد پوری ہو جانا چاہیئے۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے علاقہ کی ایسی لائبریریوں کی فہرست اور پتہ جات جلد ارسال فرمائیں۔ (عبدالرحمٰن انور مینجر رسالہ الفرقان)

تصحیح

الفضل مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۱ء صفحہ ۳ کالم ۲ کے نیچے مکرم محمد صادق صاحب فاروقی کی طرف سے دعائے نعم البدل کا جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں ملک عبدالعزیز صاحب کی بجائے غلطی سے ملک عبدالواحد صاحب کا نام چھپ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

احمدی تجار اور مساجد ممالک بیرون

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے سلسلہ میں حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود تاجر حضرات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

چھوٹے تاجر ہر مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔"

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے ماتحت مکرم شیخ فضل الرحمٰن و محمد اقبال صاحبان پراچہ سرگودہا بھیرہ بس سروس سرگودہا نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مبلغ -/۱۱۱ روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دیگر تجار حضرات بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد پر لبیک کہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی

فہرست نمبر ۳۸

ذیل میں ان مخلصین بھائیوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۴۰ - مکرم میاں علی محمد صاحب جھنگ صدر -/۱۵۰ روپے
۳۴۱ - مکرم عبدالمنان صاحب دہلوی سیالکوٹ شہر -/۱۵۰
۳۴۲ - مکرم قاضی رشید احمد صاحب چک ۱۳۷/۱۰۵ ضلع منٹگمری -/۱۵۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

میت کیلئے تابوت

بعض احباب مرحوم موصی احباب کی نعشوں کو ربوہ لاتے وقت تابوت کے سائز کا چنداں خیال نہیں رکھتے اور اتنا بڑا بنوا لیتے ہیں کہ ایک عام قبر میں اسے دفن کرنے کیلئے مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قبر کو اس کے مطابق لمبا۔ چوڑا گہرا بنانے کے لئے کئی گھنٹے زائد وقت لگ جاتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ایسے کئی واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ دوست نعش کے لئے تابوت بنوانے میں یہ خیال نہیں رکھتے کہ موقعہ پر اس کے دفن کرنے میں کتنا زائد وقت خرچ ہوگا۔ اور دوستوں کو جو نعش کے دفن ہونے تک ساتھ رہیں گے۔ دن یا رات کو اور سردی یا گرمی میں کس قدر دقت ہوگی۔ وہ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ وہ زائد لکڑی لگوا کر بے جا اصراف کر رہے ہیں۔ جس کا کوئی فائدہ نہ میت کو ہے نہ خود ان کو۔

پس احباب کی اطلاع کے لئے ایک مرتبہ پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ سوائے استثنائی صورت کے تابوت کا عام سائز یہ ہے۔

لمبائی سوا چھ فٹ - چوڑائی پونے دو فٹ
اونچائی اطراف سے - ایک فٹ
" درمیان سے - ڈیڑھ فٹ

مقامی کارکنوں کو ایسے مواقع آنے پر نگرانی رکھنی چاہیئے کہ سوائے استثنائی صورت کے کوئی تابوت لمبائی۔ چوڑائی اور اونچائی میں زیادہ حجم کا نہیں ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۴۵:۔ میں بشیر احمد مرزا ولد مرزا نظام الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۹ء ساکن نیوی وائرلیس کلفٹن کراچی ۲۶ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۱۰ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۷ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ بشیر احمد مرزا بقلم خود

گواہ شد:۔ محمود احمد مبشر افسر تحریک جدید جائیداد اور تجنید مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۴۶:۔ میں منور احمد ملک ولد شیخ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ نمبرا بلاک نمبر ۲۹ پی۔ ای۔ الیف۔ ماڑی پور کراچی ۱۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۷۵ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ منور احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ عبدالحمید آصف ۲۹۳ اے جیکب لائن کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۴۷:۔ میں ظفر اللہ خان بھٹی ولد نصر اللہ خان بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹۳/اے جیکب لائنز کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۰۶ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اسی پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ ظفر اللہ خان بھٹی بقلم خود

گواہ شد:۔ خالق داد عاجز سیکرٹری مال حلقہ ناظم آباد شمالی کراچی۔ گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۴۸:۔ میں فہمیدہ لطیف بیگم زوجہ شیخ عبداللطیف خانصاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن E/۵۱/۲ پی۔ای۔سی۔ایچ کراچی ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ تھا۔ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر کے اپنے مکان E/۵۱/۲ کی تعمیر پر صرف کر دیئے ہیں۔ یہ مکان جو کہ مبلغ -/۳۲۵۰۰ روپے میں خرید کیا تھا جس میں حق مہر کی رقم شامل ہے یہ میری واحد ملکیت ہے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

(۱) کانٹے طلائی دو جوڑی وزن ۱/۲ ۳ تولہ

(۲) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۱/۲ تولہ

(۳) کڑہ طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ ۱ تولہ

(۴) نیکلس طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ

جملہ وزن ۶ تولہ۔ قیمت -/۷۵۸ روپے

اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ مجھے میرے خاوند سے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔

فقط ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ بیگم فہمیدہ لطیف بقلم خود

گواہ شد:۔ عبداللطیف خان خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۴۹:۔ میں شاہد احمد قریشی ولد محمد افضل صاحب قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت احمدیہ ہال منگھوپیر کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۷ مارچ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ شاہد احمد قریشی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمود احمد مبشر ناظم تحریک جدید وقف جدید۔ جائیداد و تجنید مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۵۰:۔ میں عبدالستار دہلوی ولد مہر دین دہلوی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ /۳/ ۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ہے جو کہ مبلغ ... روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ عبدالستار دہلوی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ۲۶ /۳/ ۶۱

گواہ شد۔ قاضی عبدالرحمٰن دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ مسعود احمد سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ ۲۶ /۳/ ۶۱

قبائلی علاقہ میں تخریبی کارروائیاں کرنے والے کئی افغان ایجنٹ گرفتار

صورتِ حال پوری طرح قابو میں ہے! افغان فوج نے سرحد عبور کی تو سختی سے جواب دیا جائے گا"

راولپنڈی ۸ رمئی۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ قبائلی علاقہ میں تخریبی سرگرمیاں کرنے والے کئی افغان ایجنٹ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ آپ نے کہا "صورت حال پوری طرح قابو میں ہے اور تشویش کی کوئی بات نہیں" صدر مملکت خیر آباد میں طبی مرکز کے افتتاح کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

صدر مملکت نے کہا کہ اگر افغان لشکریوں نے سرحد عبور کی تو پاکستان ان کا سختی سے مقابلہ کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا کہ باجوڑ کے بالمقابل افغان علاقہ میں پانچ سات بریگیڈ فوج موجود ہے۔ کابل کے حکمرانوں نے بادشاہ گل ایسے ایجنٹ پاکستانی علاقہ میں پھیلا رکھے ہیں جو اسلحہ گولہ بارود اور روپیہ وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور گڑبڑ پیدا کرتے ہیں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے قبائلی علاقہ میں بموں کے حادثوں اور دوسری تخریبی کارروائیوں کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صورت حال پوری طرح قابو میں ہے اور تشویش کی کوئی بات نہیں تاہم لوگوں کو محتاط رہنا چاہیئے اور مجرموں کا پتہ چلانے میں مقامی پولیس کی حمایت کرنی چاہیئے۔

تنازعہ کشمیر حل کرنے کے بارے میں جو اقدامات کئے جا رہے ہیں صدر ایوب نے انکے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا "پاکستان مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے ہر ممکن ذریعہ بروئے کار لائے گا۔ ہم اس سلسلہ میں خاموش نہیں بیٹھے رہیں گے اگرچہ ہم قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ (آخر کار) ہوگا کیا۔ ہم اس تنازعہ کو حل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

اس سے پہلے صدر ایوب نے راولپنڈی سے

ساٹھ میل دور خیر آباد کے ہیلتھ سنٹر کا افتتاح کیا اس موقعہ پر اہل گاؤں کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر ایوب نے ملک کو ایک ایسی ترقی پذیر قوم بنانے کی ضرورت پر زور دیا جو سارے ایشیا کے لئے قابل تقلید ہو آپ نے کہا "اس مقصد کے لئے نئی اور پرانی پود — دونوں کے لئے فکر و عمل ناگزیر ہے"

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا "ہم نے اپنے نئے ملک کو ترقی دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ہے۔ تاکہ ہم دنیا کی دوسری تیزی کے ساتھ ترقی کرنے والی قوموں کے دوش بدوش چل سکیں وہ زمانہ اب گزر چکا ہے۔ جب ہم قوم کو بنانے میں صدیاں صرف کر سکتے تھے اب ہم نے برسوں، ہفتوں یا دنوں میں ترقی کرنا ہے کسی قوم کی تعمیر و ترقی پر طویل عرصہ صرف ہوتا ہے ہم نے ماضی کی برائیوں کو ترک کر کے قوم کو ترقی دینے کی غرض سے سخت محنت کرنا ہے۔

صدر ایوب نے کہا "ایک حقیقی مسلمان صرف وہی نہیں جو دوسروں کو ایذا رسانی سے گریز و اجتناب کرے قرآن پاک میں صاف لکھا ہے کہ اچھے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرنی چاہیئے کیونکہ انسانیت کی خدمت تمام نیکیوں سے افضل ہے" آپ نے ذکی" صدر آباد کے

لوگوں نے اس مرکز کے لئے زمین کا قطعہ مہیا کر کے اپنی مدد آپ کی بڑی اچھی مثال قائم کی ہے اس طرح انہوں نے نہ صرف اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ دوسروں کے لئے قابل تقلید مثال قائم کی ہے" صدر مملکت نے انسانی خدمت اور ایثار و قربانی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کئی بار قرآن پاک کے حوالے دیئے آپ نے کہا "کلام مجید میں صاف آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جس کے افراد کو اپنی حالت بدلنے کی فکر نہ ہو"

خیر آباد کے مرکز کے قیام میں اقوام متحدہ کے بچوں کے ہنگامی فنڈ اور امریکہ کے بین الاقوامی ادارہ تعاون نے جو امداد دی ہے صدر ایوب نے آخر میں اس کا شکریہ ادا کیا۔ خیر آباد کا طبی مرکز دریائے سندھ کے مشرقی کنارے بڑے خوب صورت علاقہ میں واقع ہے اس مرکز سے پچاس ہزار افراد کو طبی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ حکومت پاکستان نے ملک میں طبی مراکز کا جو سلسلہ شروع کیا ہے خیر آباد کا مرکز اس سلسلہ کا پانچواں ادارہ ہے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کی مدت میں اس قسم کے تین سو مرکز اور نو سو سب سنٹر قائم کئے جائیں گے۔

زندگی کے مصائب کا جرأت سے مقابلہ کریں

نارووال ۸ رمئی تعلیم و سائنسی تحقیقات کے وزیر مسٹر اختر حسین نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ زندگی کے مصائب کا مقابلہ جرأت و پامردی سے کریں اور مایوسی و ناامیدی کا شکار نہ ہوں وزیر تعلیم کل صبح یہاں گورنمنٹ ہائی سکول نارووال کی سالانہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے مسٹر اختر حسین کئی سال پہلے ضلع سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں چنانچہ کل جب وہ راولپنڈی سے سیالکوٹ ہوتے ہوئے یہاں پہنچے تو ہر جگہ لوگوں نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔

مسٹر اختر حسین نے سکول کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے مقامی مسائل حل کرنے میں اپنی مدد آپ

کے اصول پر زور دیا اور کہا کہ اجتماعی خوشحالی و ترقی کے لئے اس سے بہتر کوئی اصول نہیں وزیر تعلیم نے لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ نارووال میں ڈگری کالج قائم کرنے کی پر زور سفارش کریں گے"

مسٹر اختر حسین نے جو امور کشمیر کے بھی وزیر ہیں کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس بارے میں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ پاکستان اس مسئلہ کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے ❋

درخواستِ دعا

حیدر آباد سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب آف کنری کا بائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش رہا ہے۔ احباب جماعت کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴